مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمۃ القرآن

علم کی فضیلت

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. امن ھو قانت اناء الیل ساجدا و قائما یحذر الاخرۃ ویرجوا رحمۃ ربہ. قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب (سورۃ الزمر ۹)

ترجمہ: بھلا جو شخص رات کے اوقات (میں بھی) سجدہ اور (خدا کے سامنے) قیام کرتے ہوئے گزارے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (ایسے شخص کی طرح ہے جو خدا سے نہ ڈرے؟) کہہ کر بھلا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ عقل مند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

برادران اسلام یہ آیت مبارکہ علم کی فضیلت میں بہت واضح ہے اس آیت مبارکہ کا جو ترجمہ نقل کیا گیا ہے یہ ترجمہ شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور اس آیت مبارکہ پر جو حاشیہ مفکر اسلام مولانا محمد داؤد راز السلفی نے تحریر کیا ہے وہ بہت ہی جامع ہے اس لئے میں اس کالم میں صرف راز صاحب کا نوٹ ہی بعینہ نقل کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے نافع بنائے۔ آمین، ترغیب ص ۳۴ پر ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قیامت میں جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے ان میں سے عالم لوگوں کو الگ کر کے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جماعت علماء کی میں نے اپنا علم تم کو اس واسطے نہیں دیا تھا کہ پھر تم کو عذاب کروں۔ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قیامت میں عابد زاہد لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم ٹھہر و تا کہ گنہگاروں کی شفاعت کرو۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ اگر نیک نیتی سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے علم دین کو حاصل کیا تو اس سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کے حاصل کرنے میں اسلام کی خیر خواہی کی نیت سے عمر بھر مصروف رہا اس کو جنت میں ایسا بلند مرتبہ ملے گا کہ انبیاء علیہم السلام سے ایک ہی درجے نیچے ہوگا۔ اور اگر دنیا کی عزت یا ناموری یا فخر کے واسطے علم دین حاصل کیا تو اس سے بدتر کوئی نہیں۔ اور فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اپنی امت پر تین باتوں کا بہت خوف ہے۔ (۱) ایک یہ کہ دنیا کا مال بہت مل جائے گا اس کی وجہ سے آپس کے حسد بغض میں پڑ جائیں گے۔ (۲) دوسرے یہ کہ قرآن شریف کے بارے میں مسلمانوں کا یہ چلن ہو جائے گا کہ آیات متشابہات کا مطلب نکالنے میں کوشش کریں گے حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلایا۔ جو سچے عالم ہیں وہ تو متشابہات کے بارے میں صرف یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کا کلام ہے، تاویل اس کی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (۳) تیسرا یہ کہ اہل علم کی عزت نہ کریں گے۔ سو اس وقت میں ایسی ہی کیفیت ہے حسد و بغض کی وہ شدت ہے کہ جو نیکوں اور صالحین میں گنے جاتے ہیں وہ بھی اس سے خالی نظر نہیں آتے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور قرآن شریف کا یہ حال ہے کہ لاکھوں مسلمان تو اس کے سننے سمجھنے کا بھی کبھی خیال نہیں کرتے محض بے فکر ہیں اور جو لوگ اس طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ اپنی فضیلت اور ہوشیاری اسی بات میں سمجھتے ہیں کہ کوئی نازک اور نیا نکتہ نکالیں اور آیات متشابہات کی رمز اور حکمت کھولیں جس سے یہ شہرت ہو کہ جیسا انہوں نے سمجھا ایسا کسی نے بھی نہیں سمجھا۔ اور علم والوں کی قدر کا یہ حال ہے کہ جو شخص صاف اور سیدھے مطالب ظاہر قرآن و حدیث سمجھے اور بیان کرے وہ کٹھ ملاں کہلاتا ہے اور جو منطق ریاضی، فلسفہ وغیرہ میں عمر ضائع کرے اور قرآن و حدیث کے ظاہری اور سادے احکام میں ہیر پھیر کر کے کوئی نئی بات نکالے وہ عالم کہلاتا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اصلح امۃ محمد ﷺ آمین. (اقتباس از حمیدی ص ۴۵۸)

برادران اسلام: اس طویل اقتباس کے بعد اس موضوع پر اس مختصر کالم میں کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو دینی خیر خواہی کی نیت سے علم دین حاصل کرنے کی توفیق فرمائے اور ہم کو ان علماء و صالحین میں شامل فرمائے جن سے اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے آمین ثم آمین

ترجمۃ الحدیث

دینی طالب علم کی عظمت

عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدینۃ علی ابی الدرداء وھو بدمشق فقال ما اقدمک یا اخی قال حدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ ﷺ قال اما جئت لحاجۃ قال لا قال اما قدمت لتجارۃ قال لا قال ما جئت الا فی طلب ھذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من سلک طریقا یبتغی فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتھا رضی لطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموت ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر (ترمذی ۲۰/۹۷، ابواب العلم)

قیس بن کثیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی مدینہ منورہ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا تو انہوں (ابودرداءؓ) نے دریافت کیا کہ میرے بھائی آپ کس لئے آئے ہیں وہ آدمی کہنے لگا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں (میں وہ حدیث سننے کیلئے آیا ہوں) حضرت ابودرداء نے پوچھا تو کسی کام کیلئے آیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے پوچھا کہ تو تجارت کے سلسلہ میں آیا ہے؟ اس نے کہا نہیں میں تو صرف حدیث کی طلب میں ہی آیا ہوں، تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا (اگر معاملہ اسی طرح ہے تو پھر تجھے مبارک ہو کیونکہ) بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر چلا دے گا۔ اور بے شک ملائکہ (فرشتے) طالب علم کی خوشی کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم آدمی کیلئے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق بخشش کی دعا کرتی ہے حتیٰ کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی، اور عالم آدمی کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے کہ جس طرح چاند کو تمام ستاروں پر۔ بے شک علماء انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں بے شک انبیاء درہم و دینار کے وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کے وارث بناتے ہیں۔ تو جس شخص نے اس علم دین کو حاصل کر لیا اس نے بہت زیادہ حصہ (انبیاء کی وراثت) سے حاصل کر لیا۔

اس حدیث سے دینی علم اور علمائے دین کی فضیلت و عظمت ثابت ہوتی ہے کہ (۱) دینی علم پڑھنے والے طلباء کیلئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق بخشش کی دعا کرتی ہے۔ (۲) فرشتے طالب علم کی خوشنودی کیلئے احتراما اپنے پر بچھا دیتے ہیں (۳) دینی علم کو حاصل کرنے والا طالب علم جنت کے راستے پر چل رہا ہوتا ہے (۴) عالم کو اللہ تعالیٰ عابد پر اس طرح فضیلت عطا فرماتے ہیں جس طرح چاند کو ستاروں پر فضیلت ہے۔ (۵) علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جس طرح کوئی آدمی جتنے بڑے آدمی کا وارث بنے گا اس کو وراثت میں سے حصہ بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اور پھر جس قدر وراثت قیمتی ہوگی۔ وارث کو اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ کر کائنات میں کوئی عظمت والا نہیں اور علم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی عظیم متاع نہیں۔ اس لئے علماء کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور ان کو حاصل ہونے والی وراثت کتنی قیمتی ہے۔ لیکن یہ عظمت و فضیلت صرف اس طالب علم کیلئے ہے جو دینی علوم کو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حاصل کرتے ہیں ان کے پیش نظر کوئی دنیاوی مقاصد نہیں ہوتے اگرچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھی عطا کرتے ہیں دنیا میں مال و دولت بھی ملتی ہے اور عزت بھی۔ آپ دیکھ لیں کوئی عالم دین آپ کو بے روزگار نظر نہیں آئیگا جب کہ دنیاوی ڈگریوں کے پلندے اٹھائے ہوئے لوگ ادنیٰ سے ادنیٰ ملازمت کیلئے بھی دھکے کھا رہے ہیں۔ اس لئے جو عزیز طلبہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا ابھی انہوں نے آغاز کیا ہے ان کو اس عظیم سعادت پر مبارک دیتے ہوئے یہ گزارش کرونگا کہ آپ فقط اللہ تعالیٰ کی رضا آخرت کی بہتری اور دین اسلام کی تبلیغ کے جذبہ سے علم حاصل کریں، اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔